ادارہ

افکار و تاثرات

برادرِ محترم مولانا راشد الحق حقانی سمیع صاحب۔

السلام علیکم! مزاج شریف۔ سفرِ عمرہ مبارک ہو آپ واپس ہوں گے تو

ع　پاؤں پڑیں گے میرے تحریر کے ٹکڑے　　ماہنامہ الحق نومبر کا ادارتی کالم مبارک ہو ''عراق وافغانستان، امریکہ کے قبرستان'' سے ہم گنہگاروں کو بھی تسلی، اطمینان خاطر اور نور امید حاصل ہوا۔ جزاک اللہ کے چشم باز کردی۔ نیز تبصرہ کا کام خود شروع کرنے اور وقت دینے پر ھدیہ تبریک قبول فرمایئے۔ پھر ''واقعاتُ حیرت انگیز امام ابوحنیفہ'' پر جاندار، جامع اور شاندار تبصرہ و تعارف پر دلی شکریہ۔ تبصرے کے کالم میں بھی اندازِ تحریر میں حضرت والد گرامی کا رنگ چھلکتا ہے۔ الولد سر لابیہ۔

والسلام

(مولانا) عبدالقیوم حقانی۔ مدیر ماہنامہ

''القاسم''، مہتمم جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

محترم مدیر ماہنامہ ''الحق''　　السلام علیکم! عالم اسلام کی صورتحال کے پیش نظر اور افغانستان، عراق، کشمیر و فلسطین کے حالات اور جسد مسلمین پر لگنے والے استعماری زخموں سے رستے ہوئے خون کو دیکھ کر دل اگر چہ افسردہ ہے اور عید کی خوشیاں مناتے یا اس پر دوستوں کو عید مبارک دیتے شرم محسوس تو ہوتی ہے لیکن رونے و کف افسوس ملنے سے بھی کبھی مسائل حل ہوئے ہیں؟ پھر مایوسی بھی تو منع ہے۔ ایک حوصلہ اور ڈھارس آپ جیسے قابل احترام اور علمی درد رکھنے والے علماء کا امت میں وجود ہے اور اس کو محسوس کر کے کہا جاسکتا ہے کہ شاید قدرت ابھی ہم سے اتنی ناراض نہیں ہوئی کہ ہمیشہ کیلئے ہمارا وجود گوارا نہ رہے۔ بازیابی کا شاید ابھی امکان باقی ہے آپ کے ''الحق'' میں اداریے اور علمی درد سے لبریز تحریریں دیکھ کر دل کو حوصلہ آجاتا ہے۔ عقیدتوں محبتوں اور احترام کے بے پناہ جذبات کے ساتھ جناب والا اور دارالعلوم کے جملہ احباب اور قارئین ''الحق'' کی خدمت میں بہت بہت عید مبارک ہو۔ عالم اسلام کے استحکام اس کے مسائل کے حل اور اسلامی تعلیمات کے فروغ و ابلاغ کیلئے آپکی اور دارالعلوم کی گرانقدر خدمات خراج تحسین کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو مزید نافع بنائے۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی خدمت میں دست بستہ سلام نیاز پیش فرمادیں۔　فقط والسلام مع الاحترام ...... نذر حیات خان ضلع خوشاب

مکرمی جناب! السلام علیکم: مزاج گرامی

ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک کے شمارہ ماہ رمضان ۱۴۲۴ھ مطابق نومبر ۲۰۰۳ء میں ڈاکٹر محمود الحسن عارف کا مضمون سید انور حسین المعروف نفیس رقم نظر سے گزرا۔ مضمون میں ''نفیس رقم'' صاحب کے اجداد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ آپ کا تعلق شاہ محمد گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے ہے اور یہ بتلایا گیا کہ حضرت شاہ محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ گلبرگہ میں مدفون ہیں جو دہلی سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ میں نے اس کی نشاندہی ضروری سمجھی کہ گلبرگہ کے محل وقوع کے متعلق بیان صحت پر مبنی نہیں ہے اور شاید سہواً یا کسی غلط فہمی کی بنا پر درج کیا گیا ہے' حقیقت یہ ہے کہ شہر گلبرگہ جنوبی ہند میں سابق ریاست حیدآباد دکن میں شہر حیدرآباد سے تقریباً 120 میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ گلبرگہ ریاست کا صوبائی صدر مقام بھی رہا ہے' یہاں ہر سال حضرت شاہ محمد بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ۱۶ ذیقعدہ کو منعقد ہوتا ہے اور ریاست میں عام طور پر قمری سال کے گیارھویں مہینہ کو ذیقعد کی بجائے بندہ نواز کا مہینہ ہی کہا جاتا ہے۔ محض معلومات اور ڈاکٹر صاحب کے مضمون کی تصحیح کی خاطر چند سطور آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

نیاز مند...... محمد رفیع الدین

بقیہ صفحہ ۶۳ سے (تبصرہ کتب)

(۵) صحیفہ عمرو بن حزم۔ حضرت عمرؓ بن حزم کو جب حضورؐ نے نجران کا حاکم بنا کر بھیجا تو ایک صحیفہ آپ کو حوالہ کیا جو آپؐ کی احادیث پر مشتمل تھا اور اسے ابی بن کعب نے لکھا تھا۔ اس میں طہارۃ صلوۃ زکوۃ حج وعمرہ اور جہاد کے متعلق احادیث درج تھیں۔

(۶) صحیفہ عبداللہ بن مسعودؓ علامہ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب جامع بیان العلم وفضلہ میں نقل کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن مسعود نے ایک کتاب نکالی اور فرمایا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ عبداللہ بن مسعودؓ کی لکھی ہوئی ہے۔

اسی طرح صحیفہ جابر بن عبداللہ صحیفہ سمرہ بن جندب صحیفہ بن عبادہ اور صحف ابی ہریرۃؓ (ملخصاً از درس ترمذی وارشاد القاری)۔

زیر نظر کتاب صحیفہ ھمام ابن منبہ وہی مشہور مجموعہ احادیث ہے اور اب مولانا مفتی احتشام الحق صاحب آسیا آبادی نے اس پر تحقیق کی ہے اور اس کی احادیث کی تخریج کرکے اس کو امت کے سامنے پیش کیا ہے۔ ابتدائی مقدمہ میں اس صحیفہ کے متعلق انتہائی قیمتی معلومات ہیں اور آخر میں فہارس الاحادیث علی حروف المعجم اور ثبت المصادر والمراجع کا اشاریہ دیا گیا ہے۔ مولانا آسیا آبادی اور ان کا ادارہ قابل صد مبارکباد ہے جنہوں نے یہ علمی خزینہ مرتب اور محقق فرما کر وقت کی اہم علمی ضرورت پوری کردی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء